مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے 17 جولائی، 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 02 صَفَر شریف، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ: 07، سورۂ انعام: 53)

کامیابی کا اَصل معیار

(شکر کے قرآنی مفاہیم اور کامیابی کے ساتھ ان کا تعلُّق)

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿..کامیابیوں کا اَصْل معیار صفحہ: 06
✿..بغیر شکر کے کامیابی عذاب ہے صفحہ: 10
✿..غزوۂ بدر میں ایک راز کی بات صفحہ: 14
✿..امام شافعی امام کیسے بنے...؟ صفحہ: 17

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں بھیجتا ہے۔[1]

نبی کی شان میں ہو جس قدر درود پڑھو
خدا تو بھیجے ہے صَلُّوْ و سَلِّمُوْ کا خطاب
رہو گے حفظِ الٰہی میں رات دن مَحْفُوْظ
مُجبّو! پاؤ گے جنّت میں گھر درود پڑھو
تم ایسے بیٹھے ہو کیوں بے خبر درود پڑھو
رسولِ پاک پہ شام و سحر درود پڑھو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ (پارہ:7، سورۃ انعام:53)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بعد التشہد، صفحہ:160، حدیث:408۔
2 ... نورِ ایمان، صفحہ:56و57 ملتقطاً۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور یونہی ہم نے ان میں بعض کی دوسروں کے ذریعے آزمائش کی کہ یہ کہیں: کیا یہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان میں سے اللہ نے احسان کیا؟ کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج ایک بہت اہم اور مُعَاشرے میں عام پائے جانے والے مسئلے پر قرآنِ کریم کی روشنی میں گفتگو کرنی ہے۔

ہمارے مُعَاشرتی رَوَیّے

ہمارے ہاں عُموماً ایسا ہوتا ہے، مثلاً: ❁ ایک بچہ بہت ذہین و فَطِین تھا، امیر خاندان کا تھا، دوسرا بہت غریب اور کُند ذِہن تھا، لوگ خیال کر رہے ہوتے ہیں کہ ذہین بچہ اِمتحان میں نمبر لے جائے گا مگر خِلافِ تَوَقُّع غریب اور کُند ذِہن نمبر لے جاتا ہے ❁ ایک شخص بہت باصلاحیت، امیر کبیر ہوتا ہے، ہم سمجھ رہے ہوتے ہیں؛ یہ قسمت کا دھنی ہے، ساری کامیابیاں تو اسی کے حصّے میں ہیں مگر جَلد ہی کوئی غریب محنت کرتا ہوا اُس سے آگے گزر جاتا ہے ❁ عموماً ہمارے خاندانی ماحول میں ہر ایک سمجھ رہا ہوتا ہے کہ **کامیابی** تو میرا مقدَّر ہے، جیسا مَیں ہوں، ایسا کوئی ہے ہی نہیں، جیسی اَوْلاد میری ہے، ایسی کسی کی نہیں، ترقی مَیں کروں گا، میری اَوْلاد کرے گی، ہم اسی زُعْم (یعنی گمان) میں ہوتے ہیں کہ چھوٹا بھائی، خالہ زاد، چچازاد، فیملی میں سے کوئی دوسرا فرد آگے بڑھ جاتا ہے ❁ آفسز (***Offices***) میں عام پایا جانے والا ماحَوْل ہے، ایک سے ایک سینئر (***Senior***) لوگ آفس یا فیکٹری وغیرہ میں موجُود ہوتے ہیں، تَوَقُّع کی جارہی ہوتی ہے کہ فُلاں جلد ہی فیکٹری کا چیئرمین (***Chairman***) بن جائے گا،

فُلاں جلد ہی آفس کا **HOD** بن جائے گا مگر وہ جو بہت بعد میں آیا ہوتا ہے، وہ سب کو پیچھے چھوڑتا ہوا خِلافِ تَوَقُّع آگے بڑھ جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں نا؛

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذِلَّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مُہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

غرض؛ یہ قُدرت کے انتخابات ہوتے ہیں۔ ایسی مثالوں کے وقت ہمارے عمومی رَوَیے جو مُعاشرے میں دیکھنے کو ملتے ہیں (1): لوگ اُس کامیاب شخص سے حَسَد کرنے لگ جاتے ہیں (2): اپنی کمزوریوں کو دیکھنے، ان سے کچھ سیکھنے کی بجائے قسمت کو کوسنے لگتے ہیں (3): **فُلاں میری ترقی سے جلتا ہے، اس لیے مجھ پر جادُو کروا دیا** (4): فُلاں بڑے عہدیدار نے رِشوت کھا کر نااَہل کو آگے بڑھا دیا (5): دیکھا؛ **وہ کھانے شانے کھلاتا تھا، اس لیے اسے ترقی دے دی** (6): یہاں میرٹ (*Merit*) کون دیکھتا ہے، **اَقْرِباء پَرْوَری چلتی ہے میاں...!!** اِس قسم کی باتیں کر کے نظام اور افراد کے مُتَعَلِّق بدگمانیاں شروع ہو جاتی ہیں (7): یا پھر اور کچھ نہیں ملتا تو سارا قصُور بِلّی پر ڈال دیا جاتا ہے ❁ کالی بِلّی روز ہمارے گھر آکر روتی تھی، اسی وجہ سے یُوں ہوا ❁ صَفَر کا مہینا مَنْحُوس ہے، اس کی نُحُوسَت مجھ پر پڑی ہے ❁ بعض نادان زَوْجہ کو کوستے ہیں کہ **تم ہی مَنْحُوس ہو، جب سے میری زندگی میں آئی ہو، میری ناکامیاں شروع ہو گئی ہیں۔**

یُوں مُخْتَلِف قسم کے مَنْفی رَوَیّے (*Attitude*) ہمارے مُعاشرے میں دیکھنے، سننے کو ملتے ہیں ❁ ہماری کامیابیوں اور ناکامیوں کا اَصْل میں کیا یہی مِعْیار ہے؟ ❁ کیا واقعی کسی کی نحوست ہم پر پڑ جاتی ہے یا مسئلہ کچھ اور ہے؟ ❁ کیا صرف یہ جادُو ٹُونے کا اَثر ہوتا ہے یا ہمارے اندر کوئی کمی ہوتی ہے؟

دیکھیے! میں ایک جنرل (General) بات کروں گا؛ ممکن ہے کسی کیس (Case) میں رِشْوَت اپنا منفی اَثَر دِکھا گئی ہو، ممکن ہے کہ کسی جگہ، کسی کے ساتھ بڑے عہدے دار نے زیادتی کر لی ہو لیکن اُصُول اِس میں کیا ہے؟ ہمیں اپنی ناکامی کو کس کس زاویے سے پَرکھنا چاہیے؟ اور دوسرے کی کامیابی کو کس نظر سے دیکھنا چاہیے؟ آیئے! قرآنِ کریم کی آیت سنتے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ (پارہ:7، سورۂ انعام:53)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور یونہی ہم نے ان میں بعض کی دوسروں کے ذریعے آزمائش کی۔

یعنی دُنیا میں ایسا ہوتا ہے؛ ایک کے ذریعے سے باقیوں کو آزمائش میں ڈالا جاتا ہے ❁ بعد میں آنے والا آگے گزر گیا، باقی آزمائش میں آگئے کہ یہ کیسے ہو گیا؟ ❁ فیملی میں جو سب سے غریب تھا، وہ امیر ہو گیا، سارا خاندان دیکھتا رہ گیا کہ یہ کیسے ہو گیا؟ ❁ جو چھوٹا تھا، وہ بڑا کارنامہ کر گیا، بڑے بڑے تجربہ کار مُنہ دیکھتے رہ گئے تو یہ ایک کے ذریعے سے باقیوں کی آزمائش ہے۔ کیسے؟ فرمایا:

لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا (پارہ:7، سورۂ انعام:53)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کہ یہ کہیں: کیا یہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان میں سے اللہ نے احسان کیا؟

ہوتا ہے نا؛ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں، جب وہ ایک یا چند کامیابی پاتے ہیں تو باقی ❁ حسد کے سبب ❁ یا بدگمانیاں کرتے ہوئے ❁ یا حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہتے

ہیں؛ اچھا...!! کیا یہ ہے وہ جو اتنے بڑے عُہدے پر پہنچ گیا؟ اَوئے! یہ ترقی کر گیا؟ ❁ یہ...؟ یہ تو بہت کنگلا ہوتا تھا، یہ تَو ایسا تھا، یہ تَو ویسا تھا، یہ آگے کیسے گزر گیا؟

ایسی باتیں کرنے والوں کے جواب میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ (پارہ:7، سورۂ انعام:53)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟

یعنی کیا اللہ پاک شکر گزاروں کو جانتا نہیں ہے...؟ ضَرور جانتا ہے ❁ غریب آگے بڑھ گیا، یہ اللہ پاک کا انتخاب تھا ❁ نیا آنے والا جلد ترقی کر گیا، سالہا سال کے تجربہ کار پیچھے رہ گئے، یہ اللہ پاک کا انتخاب تھا ❁ خاندان میں ایک ترقی کر گیا، باقی پیچھے رہ گئے، یہ اللہ پاک کا اِنتخاب تھا اور یہ انتخاب بھی بغیر قاعدے، قانون کے نہیں ہوا، اِس کا اُصُول **شکر گزاری** ہے ❁ جو شکر گزار تھا، وہ آگے بڑھ گیا، جو ناشکرا تھا، وہ پیچھے رہ گیا ❁ جو خُود کو اللہ پاک کا عاجِز بندہ سمجھ رہا تھا، وہ آگے بڑھ گیا، جو اپنی ذِہانت اور صلاحیت پر بھروسہ کیے بیٹھا تھا، وہ پیچھے رہ گیا ❁ جو اپنی مہارتوں پر غرور میں مُبتَلا ہوا، وہ پیچھے رہ گیا، جس نے محنت کی، دِل لگا کر کی، عاجِزی واِنکساری کے ساتھ دُعائیں کرتا رہا، وہ آگے بڑھ گیا۔

کامیابیوں کا اَصْل معیار

پتا چلا؛ فرق کامیابیوں کے معیار میں ہے؛ ہم نے کامیابیوں کے معیار کچھ اور مُقرَّر کیے ہیں، اللہ پاک کے ہاں کچھ اور معیار ہیں۔

ہمارے معیارات: ہم سمجھتے ہیں؛ ❁ جو زیادہ پیسے والا ہے، کامیابی اس کا مقدر ہے ❁ جو زیادہ باصلاحیت ہے، کامیابی اسے ملتی ہے ❁ جو مضبوط فیملی بیک گراؤنڈ

(Background) رکھتا ہے، وہ اُونچی اُڑان اُڑتا ہے ۞ جس کے پاس طاقت ہے، طُوطی اُسی کا بولتا ہے ۞ جو ذَہین ہے، امتحان میں کامیابی اسی کا مقدّر ہوتی ہے۔ قرآن کہتا ہے: نہیں...!! یہ صِرْف بظاہِر نظر آنے والی درجہ بندی (یعنی Visible Hierarchy) ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ (پارہ:7، سورۂ انعام:53)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟

یہ کامیابی کا پوشیدہ لائحۂ عمل (یعنی Invisible roadmap) ہے۔ دیکھیے! کتنی واضح بات ہے، اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا: ۞ کیا اللہ پاک باصلاحیت کو نہیں جانتا ۞ کیا اللہ پاک ذہین وفطین کو نہیں جانتا ۞ کیا اللہ پاک شہرت وطاقت رکھنے والے کو نہیں جانتا۔ ایسی کوئی بات نہیں کہی گئی، بلکہ کیا فرمایا: کیا اللہ پاک شکر گزاروں کو نہیں جانتا؟

پتا چلا؛ کامیابی صلاحیت کا نتیجہ نہیں ہے، نہ ذِہانت کا نتیجہ ہے، نہ ہی طاقت و قوت اور مضبوط فیملی بیک گراؤنڈ کا نتیجہ ہے۔ بلکہ کامیابی شُکْر کا نتیجہ ہے۔[1]

آیتِ کریمہ کا پسِ مَنْظَر اور صحابہ کی شان

یہ آیتِ کریمہ اَصْل میں مکہ کے غیر مسلموں سے مُتَعَلِّق نازِل ہوئی۔ حضرت بِلال حبشی جنہیں سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن (اذان دینے والوں کے سردار) کا لقب امامُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے دیا تھا ۞ یونہی حضرت صُہَیب رُومی ۞ حضرت خَبّاب ۞ حضرت عمار وغیرہ وہ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان جو پہلے غُلامی کی زندگی گزار چکے تھے، مشرکینِ مکہ نے ان کو دیکھ کر کہا:[2]

اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ؕ

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا یہ لوگ ہیں جن پر

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:53، جلد:5، صفحہ:205۔
2 ... تفسیر خازن، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:53، جلد:2، صفحہ:116۔

(پارہ:7، سورۂ انعام:53) | ہمارے درمیان میں سے اللہ نے احسان کیا؟

یعنی کیا یہ ہیں؟ ❁ اِن کو اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت کے لیے چُنا ہے؟ ❁ اِن کو جنّت کا حقدار بنایا ہے؟ ❁ اِن کو ہدایتوں کا مینار بنایا ہے؟ ❁ اِن کو بَدر و حُنَین میں کامیابیاں ملیں گی؟ ❁ یہ قیامت تک آنے والوں کے سردار بنیں گے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾

(پارہ:7، سورۂ انعام:53)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟

یعنی اے مکّہ کے غیر مسلمو! ❁ تمہارے پاس مال بھی ہو گا ❁ تمہارے پاس سرداریاں بھی ہوں گی ❁ تمہارے پاس تجارتوں کے تجربات بھی ہوں گے ❁ تم نے دُنیا بھی دیکھی ہو گی ❁ تمہارے پاس افرادی قُوّت بھی ہو گی مگر ایک چیز ایسی ہے جو ان صحابہ کے پاس ہے، تمہارے پاس نہیں ہے اور وہی اَصْل میں کامیابی کا معیار ہے، اور وہ **شکر گزاری** ہے۔ اے کفّارِ مکّہ! مال کامیابی نہیں دِلاتا، تجربات کامیابی نہیں دِلاتے، سرداریاں کامیابیوں کا حقدار نہیں بناتیں۔ کامیابی کا معیار شکر ہے، **تم ناشکرے ہو اور یہ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان شکر گزار ہیں۔**

شکر نِصْف اِیْمان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا؛ کامیابی کا معیار **شکر** ہے، لہٰذا ہمیں شکر اَپنانا چاہیے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلْاِیْمَانُ نِصْفَانِ: نِصْفٌ لِلشُّكْرِ وَنِصْفٌ لِلصَّبْرِ

ترجمہ: اِیْمان کے 2 حصّے ہیں: (1): آدھا ایمان شکر میں (2): آدھا ایمان صبر میں ہے۔[1]

---

1 ... نوادر الاصول، الاصل السادس الثلاثون، جلد:1، صفحہ:125۔

جزا شُکر گزاروں کو ملتی ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ (پارہ:4، سورۂ آل عمران:144)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور عنقریب اللہ شکر ادا کرنے والوں کو صلہ عطا فرمائے گا۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں جزا صِرف آخرت میں ملنے والے ثواب کو نہیں کہتے بلکہ دُنیا میں اَعْمال کا جو پھل ملتا ہے، وہ بھی جزا ہے اور آخرت میں جو پھل نصیب ہو گا، وہ بھی جزا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: ہم عنقریب جزا عطا فرمائیں گے، کسے؟ فرمایا: شکر گزاروں کو۔

کامیابی شکر کے ساتھ بندھی ہوئی ہے

بابِ مدینۃُ الْعِلْم (یعنی شہرِ عِلْم کے دروازے)، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ النِّعْمَةَ مَوْصُوْلَةٌ بِالشُّكْرِ، وَالشُّكْرُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَزِيْدِ، فَلَنْ يَّنْقَطِعَ الْمَزِيْدُ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الشُّكْرُ مِنَ الْعَبْدِ

ترجمہ: بیشک نعمت شکر کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور شکر **بڑھوتری** کے ساتھ جُڑا ہوا ہے، جب تک آدمی شکر نہیں چھوڑتا، تب تک اللہ پاک کی جانب سے نعمتوں میں اِضافہ ختم نہیں کیا جاتا۔[1]

آپ بتائیے! کامیابی بھی نعمت ہے کہ نہیں ہے؟ ❁ حِفْظِ قرآن مکمل کر لیا، یہ کامیابی ہے اور نعمت بھی ہے ❁ عالِم کورس کر لیا، کامیابی بھی ہے، نعمت بھی ہے ❁ رِزْقِ حلال میں وُسعت

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الشکر للہ، جلد:1، صفحہ:470، حدیث:18۔

مل گئی، کامیابی بھی ہے، نعمت بھی ہے ❁ اچھا گھر، اچھا روزگار، اچھی سُواری یہ سب کچھ نعمتیں بھی ہیں اور ہمارے ہاں کامیابی میں بھی شُمار کی جاتی ہیں۔ **مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا:** نعمت (یعنی ہر طرح کی کامیابی) شُکر کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ شکر ہوتا ہے تو کامیابی آتی ہے، مزید شکر ہوتا ہے تو مزید کامیابی ملتی ہے، جب شکر ختم ہو جاتا ہے، کامیابی بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

بغیر شکر کے کامیابی عذاب ہے

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ لَيُمَتِّعُ بِالنِّعْمَةِ مَا شَآءَ

ترجمہ: اللہ پاک جسے چاہتا ہے نعمت عطا فرماتا ہے۔ لیکن

فَاِذَا لَمْ يُشْكَرْ قَلَّبَهَا عَلَيْهِمْ عَذَابًا

ترجمہ: اگر اس کا نعمت کا شکر ادا نہ کیا جائے تو اسی نعمت کو عذاب بنا دیتا ہے۔[1]

اللہُ اکبر! کتنی عبرت کی بات ہے، کامیابی اَوّل تو ملتی ہی شکر کے ذریعے ہے اور اگر مِل جائے مگر اس کے اندر شکر نہ ہو تو وہ کامیابی، **کامیابی** نہیں رہتی بلکہ عذاب بن جاتی ہے۔

ناکامی ناشکر کا نتیجہ ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:57)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے۔

یعنی بنی اسرائیل جنہیں بڑی بڑی کامیابیوں سے نوازا گیا ❁ تَورات شریف اُن کے لیے اُتاری گئی ❁ فرعون پر غلبہ اُنہیں بخشا گیا ❁ مِصر کی حکومت اُنہیں عطا کی گئی

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الشکر للہ، جلد:1، صفحہ:470، حدیث:17۔

❁ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی غُلامی کا شرف اُنہیں بخشا گیا ❁ مَنّ و سَلْوٰی اُن کے لیے اُترا، اور کیسی کیسی کامیابیاں اور نعمتیں اُنہیں عطا نہیں کی گئیں مگر اُنہوں نے **ناشُکری کی، شکر ادا نہیں کیا تو اُن کی نعمتوں کو عذاب میں بدل کر ذِلّت سے دوچار کر دیا گیا۔**[1]

پتا چلا؛ شُکر کامیابی کو دَوام (یعنی ہمیشگی) دیتا ہے اور ناشکری اسی کامیابی کو ذِلّت و رُسوائی کا سبب بنا دیتی ہے۔

شکر درجے بڑھاتا ہے

حضرت کَعْبُ الْاَحْبَار جو پچھلی آسمانی کتابوں کے بھی عالِم ہیں اور قرآنِ کریم کے بھی عالِم ہیں، فرماتے ہیں:

مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ مِّنْ نِعْمَةٍ فِي الدُّنْيَا فَشَكَرَهَا لِلّٰهِ، وَتَوَاضَعَ بِهَا لِلّٰهِ

ترجمہ: اللہ پاک جب کسی بندے پر دُنیا میں نعمت فرماتا ہے، پس وہ بندہ شُکر کرتا ہے اور اللہ پاک کے حُضُور عاجِزی کرتا ہے تو

اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ نَفْعَهَا فِي الدُّنْيَا وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فِي الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: (یعنی اس شکر گزار کو 2 اِنعام ملتے ہیں): (1): دُنیا میں اسے اس نعمت کا فائدہ پہنچتا ہے (2): اور آخرت میں بھی اس شکر کی بدولت درجہ بڑھا دیا جاتا ہے۔

وَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَشْكُرْهَا لِلّٰهِ وَلَمْ يَتَوَاضَعْ بِهَا لِلّٰهِ

ترجمہ: اور اگر اللہ پاک بندے کو نعمت عطا فرمائے مگر وہ اُس کا نہ شُکر ادا کرے، نہ

---

1 ... تفسیر نسفی، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 57، جلد: 1، صفحہ: 91 مفصلاً۔

عاجِزی اپنائے تو

اِلَّا مَنَعَهُ اللّٰهُ نَفْعَهَا فِی الدُّنْیَا وَفَتَحَ لَهُ طَبَقًا مِنَ النَّارِ یُعَذِّبُهٗ بِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَوْ یَتَجَاوَزُ عَنْهُ

ترجمہ: اللہ پاک دُنیا میں اُس نعمت کا فائدہ رَوک لیتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے لیے جہنّم کا ایک طبقہ کھول دیا جاتا ہے، اب اللہ پاک کی مرضی چاہے تو عذاب دے، چاہے تو معاف فرمادے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ان سب آیتوں اور روایتوں کا نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے ❁ کامیابی شکر کے ذریعے ملتی ہے اور ❁ اگر شُکْر کے بغیر کامیابی مل بھی جائے تو وہ کامیابی رہتی نہیں ہے، عذاب کی ایک صُورت بن جاتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں شکر گزار بننا پڑے گا۔

شُکْر کے معانی اور کامیابی کے ساتھ تَعَلُّق

اب سُوال یہ ہے کہ شُکْر کا کامیابی کے ساتھ تَعَلُّق کیا ہے؟ اس کے لیے میں آپ کے سامنے شُکْر کے مختلف مَعانی پیش کرتا ہوں، اِن مَعانی کے ذریعے ہم دیکھیں گے شُکْر کی کامیابی کی راہ میں کیا اہمیت ہے۔

(1): احسان تسلیم کرنا

شکر کا پہلا معنٰی ہے: **نعمت کو عطیۂ اِلٰہی مان لیا جائے۔**[2] بندہ یہ دِل سے تسلیم کرے کہ ❁ ذِہانت میرا کمال نہیں ہے، اللہ پاک کی عطا ہے ❁ طاقت و قُوّت میرا کمال نہیں ہے، اللہ

---

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الشکر للہ، جلد:1، صفحہ:526، حدیث:185۔
2 ... مفردات الفاظ القرآن للراغب، کتاب الشین، صفحہ 283 ماخوذاً۔

پاک کی عطا ہے ❁ مال و دولت میرا کمال نہیں ہے، اللہ پاک کی عطا ہے ❁ میں باصلاحیت ہوں، اس میں میرا کیا کمال؟ اللہ پاک کا فضل ہے۔ یُوں ہر ہر نعمت کے مُتَعَلِّق بندہ یہ دِل سے تَسلِیم کرلے کہ یہ اللہ پاک کا فضل و کرم ہے، میرا کوئی کمال نہیں ہے، یہ شُکْر ہے۔

عُجْب ناکام کر دیتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات یاد رکھیے! نعمت کو اپنا کمال سمجھ لینا عُجْب (یعنی خُود پسندی) کہلاتا ہے۔[1] اور یہ ناکامی کے اَسباب میں سے بڑا سبب ہے۔ آپ دیکھیے! قارُون کو اللہ پاک نے خزانے عطا فرمائے تھے، اتنے خزانے کہ آج کے دور میں شاید اتنے بڑے خزانے کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ اسے قوم نے کہا:

وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ (پارہ:20، سورۂ قصص:77)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا۔

یعنی جیسے اللہ پاک نے تجھ پر احسان فرمایا، ایسے ہی تُو بھی صَدَقہ و خیرات کرکے، نیک کاموں پر مال خرچ کرکے، غریبوں، مسکینوں کی دِل جُوئی کرکے، بُھوکوں کی بُھوک مٹا کر اُن پر احسان کیا کر...!![2]

قارُون نے آگے سے کیا کہا؟ جیسے ہمارے ہاں لوگ کہتے ہیں نا: **میری خُون پسینے کی کمائی ہے، میں نے محنت کرکے کامیابی پائی ہے، یہ میری ذِہانت کا کمال ہے** تو قارُون نے بھی ایسا ہی جملہ بولا، کہا:

اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: یہ تو مجھے ایک علم کی بِنا پر

1 ... احیاء العلوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان حقیقۃ العجب، جلد:3، صفحہ:453 ماخوذاً۔
2 ... تفسیر طبری، پارہ:20، سورۂ قصص، زیرِ آیت:77، جلد:10، صفحہ:106 خلاصۃً۔

(پارہ:20، سورۂ قصص:78) | مِلا ہے جو میرے پاس ہے۔

یعنی میرا یہ مال اللہ پاک کی عطا نہیں بلکہ میرے عِلْم کا نتیجہ ہے۔[1] اللہ کی پناہ! یہ خُود پسندی تھی، قارُون جب اِس میں مُبْتَلا ہوا تو اَنْجام کیا ہوا؟

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ (پارہ:20، سورۂ قصص:81)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔

قارُون اپنے خزانے سمیت زمین میں دَھنسا اور عبرت کا نشان بن گیا۔[2]

پتا چلا؛ نعمت جو اللہ پاک نے عطا فرمائی ہے، اس کی نسبت اللہ پاک ہی کی طرف کریں، اپنا کمال نہ سمجھیں، اگر اپنا کمال سمجھ لیا تو مِلی ہوئی کامیابی بھی ناکامی میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

غزوۂ بدر میں ایک راز کی بات

آپ غزوۂ بدر پر غور فرمایئے! ❁ اَہْلِ مکہ کے پاس مال زیادہ ❁ طاقت زیادہ ❁ اَسْلحہ زیادہ ❁ اَفْرادی قُوَّت زیادہ۔ اِس کے باوُجُود یہ لوگ 313 مسلمانوں سے شکست کھا گئے۔

آپ غزوۂ بدر سے ہٹ کر ایک تصوراتی واقعہ اپنے ذہن میں لایئے! ❁ ایک طرف ایک ہزار کا لشکر ہے، دوسری طرف صِرْف 313 افراد ہیں ❁ ایک ہزار کے پاس اسلحہ بھی پُورا، کھانے پینے کا سامان بھی پُورا، مہارتیں بھی زیادہ ❁ دوسری جانِب 313 اَفْراد کے پاس اَسْلحہ بھی کم، کھانے پینے کا سامان بھی نہ ہونے کے برابر۔ ہمارا ذِہن کیا کہتا ہے: کامیابی کس کو ملے گی؟ یقیناً ہم ایک ہزار کو کامیابی کے زیادہ قریب سمجھیں گے۔ مگر غزوۂ بدر میں

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ:20، سورۂ قصص، زیرِ آیت:78، جلد:10، صفحہ:107۔

2 ... تفسیر طبری، پارہ:20، سورۂ قصص، زیرِ آیت:81، جلد:10، صفحہ:109۔

کامیابی 313 کو ملی۔ کیوں؟ اِس کا راز قرآنِ کریم میں بیان ہوا، فرمایا:

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ (پارہ:10، سورۂ اَنفال:47)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ان لوگوں جیسا نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دِکھاوا کرتے ہوئے نکلے۔

یعنی مکہ کے غیر مسلم اپنی طاقت پر اِترا رہے تھے۔ **روایات میں ہے:** راستے میں بہت لوگوں نے انہیں کہا کہ جنگ میں نہ پڑو! واپس مکّے چلو مگر اَبُوجَہل بدنصیب کہتا تھا: اب ہم واپس نہیں جائیں گے، ہم بہادر لوگ ہیں، ہم میدانِ بدر میں جا کر ہی دَم لیں گے، وہاں اپنی بہادری دِکھائیں گے، مسلمانوں کا نام صفحۂ ہستی سے مِٹادیں گے (معاذ اللہ!)، پھر یہ سب کچھ کر چکنے کے بعد وہاں شراب پئیں گے، ناچ گانے والیاں ہمارے ساتھ ہیں، انہیں نَچا کر جشن منائیں گے۔[1]

اَسْتَغْفِرُ اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک نے یہاں ہمیں نصیحت فرمائی کہ اے مسلمانو! جیسے غیر مسلم اپنی طاقت، اپنی افرادی قُوَّت اور اپنی مہارتوں پر اِترا رہے تھے، تم ایسے مت اِترا جانا، ورنہ جیسے ناکامی اُن کا مقدّر ہو گئی، ایسے ہی تمہارا مُقدّر بھی ہو سکتی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم شکر گزار بنیں یعنی اپنی مہارتوں، صلاحیتوں کو اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سمجھیں۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کامیابی ہمارا مقدّر ہو گی۔

(2): کم پر راضی رہنا

شکر کا دوسرا معنٰی ہے: اَلرِّضَا بِالْیَسِیرِ یعنی کم پر راضی رہنا۔[2] جو مِلا ہے، اُس پر ہم

---

1 ... تفسیر بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، پارہ:10، سورۂ اَنفال، زیرِ آیت:47، جلد:4، صفحہ:400 ماخوذًا۔

2 ... معجم مقاییس اللغۃ، باب الشین والکاف وما یثلثھما، صفحہ:512۔

راضی ہو جائیں۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے حضرت اَبُوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو فرمایا:

كُنْ قَنِعًا، تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ

ترجمہ: اے اَبُوہُریرہ! قناعت اِختیار کرلو! سب سے بڑے شکر گزار بن جاؤ گے۔[1]

قناعت اور کامیابی کا تعلق

پتا چلا؛ قناعت شکر گزاری ہے۔ ہمارے ہاں ایسا ہوتا ہے کہ کئی لوگ وسائل ملنے کا انتظار کرتے رہ جاتے ہیں، مثلاً: ✿..مال و دولت ہو گا تو میں غریبوں کی مدد کروں گا۔ بھائی جان! اگر آپ کے پاس مال نہیں ہے تو غریبوں کی بغیر مال کے مدد کر لیجیے! ❁ اندھے کو سڑک پار کروادینا ❁ معذُور کی مدد کر دینا ❁ بُھولے ہوئے کو رستہ بتادینا اور ❁ کچھ نہ سہی غریب کو تھپکی دے کر دِلاسہ دے دینا بھی تو اِس کی مدد ہے، یہ کر لیجیے! ✿.. کئی حضرات سوچ رہے ہوتے ہیں: کروڑ روپیہ جمع کروں گا، پھر مسجد بناؤں گا۔ بھائی جان! جب کروڑ روپیہ آجائے گا، تب مسجد بنالیجیے گا، ابھی کم از کم 100 روپیہ مسجد کی خِدمت کر کے ثواب کما لیجیے! ✿.. یہ جملہ بھی آپ نے کئی لوگوں سے سُنا ہو گا: کاش! میرے پاس فُلاں عہدہ ہوتا تو میں یُوں کر دیتا، میرے پیارے بھائی! جب وہ عُہدہ آئے گا، تب کی تب دیکھیں گے، ابھی آپ محلہ دار تو ہیں نا، محلے میں نیکی کی دعوت شروع کر لیجیے! ایک بیٹا تو ہیں نا، اچھا بیٹا بن جائیے! ایک فیملی کے ممبر تو ہیں نا، اچھے اور ذِمَّہ دار فیملی ممبر بن جائیے! ✿.. ہمارے ہاں کئی نوجوان بے روزگار رہ جاتے ہیں، صِرف اس لیے کہ مجھے ڈائریکٹ

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الورع والتقویٰ، صفحہ: 684، حدیث: 4217۔

17 گریڈ کی نوکری ملے گی تو کروں گا، چھوٹی موٹی نوکری مجھ سے نہیں ہوتی۔ ایسوں سے گزارش ہے، جو چھوٹی موٹی نوکری مِل رہی ہے، یہ تو شروع کیجیے! آپ کو جو مل رہا ہے، اس پر راضی رہ کر شکر کیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک اس میں مزید ترقی عطا فرمادے گا۔

غرض؛ ہم کیوں سوچتے ہیں کہ یہ ملے گا تو میں وہ کروں گا۔ جو نعمت، جو صلاحیت، جتنی وُسعت اور جتنی طاقت اللہ پاک نے عطا فرمائی ہے، اسے استعمال کرنا شروع کر دیجیے! اللہ پاک آپ کے لیے ترقی اور کامیابی کے دروازے کھول دے گا۔

امام شافعی امام کیسے بنے...؟

اپنے دور کے بہت بڑے امام ہوئے ہیں: امام محمد ابن اِدْریس شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ۔ آج بھی دُنیا میں کروڑوں آپ کے پیروکار موجود ہیں۔ آپ نے اپنا بچپن یتیمی میں گزارا اَور اتنی غربت تھی کہ جب پڑھنے جاتے تو کاغذ، قلم خریدنے کے بھی پیسے نہیں ہوتے تھے۔ آپ کا انداز مبارَک تھا کہ آپ راہ چلتے ایسی ہڈی کی تلاش میں رہتے جس پر لکھا جا سکے، کلاس میں پہنچ کر انہیں پر لکھا کرتے۔[1]

اب آپ سوچئے کہ ہڈی پر لکھا کیا جائے گا؟ مگر آپ کے پاس یہی مُیَسَّر تھا تو اسی کو استعمال کیا، اس انتظار میں نہ رہے کہ پیسے آئیں گے، کتابیں خریدوں گا، کاغذ قلم لُوں گا، پھر پڑھنے جاؤں گا۔ نہ...!! جو کچھ اللہ پاک نے دیا تھا، اسی پر قناعت کی اور دِل لگا کر پڑھتے رہے۔ آخر آپ کی یہ شکر گزاری کام آئی اور اس اُونچے مقام پر پہنچے کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالِم بن گئے۔

---

1 ...حلیۃ الاولیا، رقم:442، الامام الشافعی، جلد:9، صفحہ:82، رقم:13187۔

پتا چلا؛ جو مُیَسَّر ہے، اسی کو بَرُوئے کار لے آنا، یہ بھی شکر گزاری ہے اور اس کے ذریعے ہی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ مگر افسوس! ہمارے ہاں حال یہ ہے کہ

ہاتھ پر ہاتھ دھرے مُنْتَظِر فَرْدَا ہو[1]

یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھے انتظار کر رہے ہیں کہ **کبھی تو اپنا بھی وقت آئے گا**، آپ نے ایک تعداد کو یہ کہتے سُنا ہو گا: اپنا بھی وقت آئے گا۔ برسوں سے بَس یہی کہے جا رہے ہیں۔ وہ وقت ابھی تک نہیں آیا اور آنا بھی نہیں ہے، لہٰذا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بَس انتظار ہی نہ کرتے رہیں، جو کر سکتے ہیں، وہ کرنے میں مَصْرُوف ہو جایئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کامیابی آپ کے قدم چُومے گی۔

عالیشان بنگلہ خریدنے کی خواہش

ایک غریب شخص تھا، وہ کہیں سے گزر رہا تھا، اس کی نظر ایک عالی شان بنگلے پر پڑی، محل نُما خوب صُورت اور عالی شان گھر دیکھ کر اُس کا دِل للچایا، اس کے دِل میں شوق پیدا ہوا کہ کاش! کسی طرح میں بھی ایسا عالی شان گھر بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ اب اُس نے اُس عالی شان بنگلے پر دستک دِی۔ مُلازِم نے دروازہ کھولا۔ غریب شخص نے درخواست کی کہ میں اس بنگلے کے مالِک سے ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اُسے بنگلے کے مالِک کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ غریب شخص نے بنگلے کے مالِک سے پوچھا: جناب! میں بھی ایسا عالی شان گھر بنانا چاہتا ہوں، اس کے لیے مجھے کیا کرنا پڑے گا؟ بنگلے کے مالِک نے بڑی سادگی سے کہا: ٹافیوں کا ایک ڈِبّہ خریدو اور فُٹ پاتھ پر بیٹھ کر بیچنا شروع کر دو! غریب شخص یہ جواب سُن

---

1 ... کلیاتِ اقبال، بانگ درا، صفحہ: 230۔

کر بڑا حیران ہوا کہ میں تو اس سے عالی شان بنگلہ خریدنے کا طریقہ پوچھ رہا ہوں اور یہ مجھے فُٹ پاتھ پر بیٹھنے کا مشورہ دے رہا ہے۔ چنانچہ اُس نے حیرانی سے کہا: جناب! میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا...؟ بنگلے کے مالِک نے کہا: سادہ سی بات ہے، تُم میرے گھر جیسا گھر خریدنا چاہتے ہو، میں نے بھی فُٹ پاتھ پر بیٹھ کر ٹافیاں بیچنے سے ابتدا کی تھی، تُم بھی وہیں سے ابتدا کرو! اللہ پاک نے مجھے محنتوں کا پھل عطا فرمایا، تجھے بھی ضرور عطا فرمائے گا۔

پتا چلا؛ ہمارے پاس موجود اَسباب ہماری کامیابی کا پہلا دروازہ ہیں، ہم انہیں استعمال میں لائیں گے تو اللہ پاک اَور اَسباب عطا فرمادے گا، انہیں استعمال میں لائیں گے تو مزید اَسباب ملتے جائیں گے۔ یُوں اللہ پاک نے چاہا تو بڑی کامیابی تک پہنچنا نصیب ہو جائے گا۔

یہی آئینِ قُدرت ہے، یہی اُسلُوبِ فِطرت ہے
جو ہے راہِ عَمَل میں گامزن، محبوبِ فِطرت ہے[1]

وضاحت: اِس دُنیا میں قُدرت کا یہ قانُون ہے کہ وہی شخص فِطرت کا پسندیدہ ہے، قُدرت اُسی کو نوازتی ہے جو محنت کرتا ہے۔

(3): نعمت کی حکمت پُوری کرنا

شکر کا تیسرا معنٰی سنیے! امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

رَجَعَ حَقِیْقَۃُ الشُّکْرِ اِلٰی کَوْنِ الْعَبْدِ مُسْتَعْمِلًا فِیْ اِتْمَامِ حِکْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی

مفہوم: یعنی شکر کی حقیقت کا نتیجہ یہ ہے کہ بندے کو جو نعمت ملی ہے، اُس نعمت میں جو حکمت پُوشِیدہ ہے، نعمت کو اسی حکمت میں استعمال کرنا شروع کر دے۔[2]

---

1 ... کلیاتِ اقبال، بانگ درا، صفحہ: 100۔
2 ... احیاء العلوم الدین، کتاب الصبر والشکر، الرکن الاول، بیان تمییز مایجب... الخ، جلد: 4، صفحہ: 120 ملتقطاً۔

مثلاً: ❁ اللہ پاک نے ہمیں دِماغ دیا ہے تاکہ ہم اسے مُثْبَت استعمال کریں، ہمارے ہاں بہت سارے لوگ اسی دِماغ کو تنقید کے لیے استعمال کرتے ہیں ❁ خوامخواہ بیٹھے دوسروں کے مُتَعَلِّق سوچتے رہیں گے، فُلاں ایسا ہے، فُلاں ویسا ہے، فُلاں نے یہ کر دیا، فُلاں نے وہ کر دیا ❁ اگر فُلاں نہ ہوتا تو میں آج کہاں کا کہاں پہنچا ہوتا ❁ یہ سب فُلاں کی شرارتوں کا نتیجہ ہے، ورنہ میری کامیابی تو پکّی تھی۔

بھائی جان...!! اللہ پاک نے دِماغ عطا فرمایا ہے تاکہ آپ اپنی کامیابی کی طرف بڑھیں، اپنے کام کو سمجھیں، اپنی صلاحیتوں کو سمجھیں، اُن کو درست استعمال کرنے کے طریقے سوچیں، آپ نے دوسروں پر تنقید کے پوائنٹس سوچنے شروع کر دیئے۔ **امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بقول:** یہ جو دِماغ کا غلط اور خِلافِ حکمت استعمال کیا جارہا ہے، یہ بھی ناشکری ہے جو آدمی کو ناکامی کے گڑھے میں گِرا دیتی ہے۔

لہٰذا جو صلاحیتیں اللہ پاک نے عطا فرمائی ہیں، ان کو ہمیشہ مُثْبَت استعمال کیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کامیابی قدم چومے گی۔

شکر گزاروں کے لیے ایک مثال

قرآنِ کریم کی ایک آیتِ کریمہ سنیے! اللہ پاک نے فرمایا:

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖۚ-وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًاؕ-كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ(۵۸)

(پارہ:8، سورۂ اعراف:58)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جو اچھی زمین ہوتی ہے اُس کا سبزہ تو اپنے ربّ کے حکم سے نکل آتا ہے اور جو خراب ہو اس کا سبزہ بڑی مشکل سے تھوڑا سا نکلتا ہے۔ ہم اسی طرح

شکر کرنے والے لوگوں کے لیے تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں۔

پہلے اس آیت کے آخری جملے پر غور فرمایئے! یہ ایک مثال بیان کی گئی ہے، کس کے لیے؟ شکر گزاروں کے لیے ❁ ڈاکٹرز کی ٹریننگ (Training) کیوں ہوتی ہے؟ تاکہ وہ آفیسر بن جائیں؟ نہیں...!! ڈاکٹر کی ٹریننگ ہوتی ہے تاکہ وہ پہلے سے زیادہ بہتر ڈاکٹر بنے ❁ استاد کی ٹریننگ ہوتی ہے تاکہ وہ پہلے زیادہ ماہِر استاد بنے ❁ تاجِر کی ٹریننگ ہوتی ہے تاکہ وہ پہلے سے زیادہ کامیاب تاجِر بنے تو اس آیتِ کریمہ میں مثال شکر گزاروں کے لیے اِرْشاد ہوئی۔ یعنی یہ شکر گزاروں کو نصیحت کی جارہی ہے تاکہ وہ زیادہ کامِل واَکمل شکر گزار بن جائیں۔

اب وہ مثال سمجھیے! جو شکر گزاروں کو بتائی گئی، اللہ پاک نے فرمایا: اچھی زمین اللہ پاک کے فضل سے زیادہ سبزہ اُگاتی ہے اور خراب زمین مشکل سے بہت تھوڑا سا سبزہ اُگاتی ہے۔

یعنی ہمیں سمجھایا جارہا ہے کہ اگر ہم شکر گزار بننا چاہتے تو ہم بھی پاک زمین بن جائیں ❁ تنقید کرنے والے نہیں ❁ دوسروں میں عیب نکالنے والے نہیں ❁ غیبتیں کرنے والے نہیں ❁ دوسروں پر اِلْزام لگانے والے نہیں ❁ دوسروں کو نیچا دِکھانے والے نہیں ❁ سُستی و کاہلی میں اپنی صلاحیت ضائع کرنے والے نہیں ❁ گُناہوں میں پڑنے اور ❁ فضولیات میں وقت گنوانے والے نہیں بلکہ عاجزی کرنے والے، تعمیری سوچ رکھنے والے، مُثْبَت انداز اِخْتیار کرنے والے، دوسروں کے کام آنے والے، سب کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے والے ❁ چستی کے ساتھ کام کرنے والے ❁ اپنی صلاحیت پہچاننے والے ❁ گُناہوں سے بچنے والے ❁ وقت کی قدر کرنے والے بن جائیں، یہ بھی ایک شکر

گزاری ہے، اس کی بَرَکت سے ہماری مثال اچھی زمین جیسی ہو جائے گی اور ہم بھی کامیابی حاصِل کر پائیں گے۔

شکر گزار محنت نہیں چھوڑتا

ایک اور آیتِ کریمہ سنیے! اللہ پاک نے فرمایا:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ (پارہ:19، سورۂ فرقان:62)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا (یہ) اس کے لیے (نشانی) ہے جو نصیحت حاصِل کرنا چاہتا ہے یا جو (اللہ کا) شکر ادا کرنا چاہتا ہے۔

یعنی رات دِن کا خلیفہ ہے اور دِن رات کا خلیفہ ہے۔ رات کو دِن کا، دِن کو رات کا خلیفہ کس کے لیے بنایا گیا؟ فرمایا:

اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ (پارہ:19، سورۂ فرقان:62)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جو (اللہ کا) شکر ادا کرنا چاہتا ہے۔

پتا چلا؛ جو شکر گزار ہوتا ہے وہ وقت کو نہیں دیکھتا، کام کو دیکھتا ہے، اگر کوئی کام دِن میں نہ کر پائے تو رات کو کر لیتا ہے، کوئی کام رات کو نہ کر پائے تو دِن میں کر لیتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع نہیں کرتا، یہ نہیں کہتا کہ اب بَس میرا وقت ختم ہو گیا، اب میں کام نہیں کروں گا بلکہ وہ اپنی تَوَجُّہ اپنی محنت، اپنے کام اور کامیابی پر رکھتا ہے۔ جب موقع ملے کام کر لیتا ہے۔ نتیجۃً کامیابی اس کے قدم چُومتی ہے۔

عَلَّامہ تَفْتَازانی رحمۃُ اللہِ علیہ پر کرم ہو گیا

علّامہ سَعْدُ الدِّین تَفْتَازانی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے عالمِ دِین ہیں، دَرْسِ نِظامی (یعنی عالِم کورس) میں آپ کی لکھی ہوئی کئی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ علامہ تَفْتَازانی رحمۃُ اللہِ علیہ قاضی شیرازی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس پڑھا کرتے تھے اور کلاس میں سب سے زیادہ کُند ذِہن سمجھے جاتے تھے۔ آپ کے ہم مکتب (Classmate) آپ کی کُند ذِہنی (کمزور یاد داشت) کی وجہ سے آپ کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اس کے باوُجود علّامہ تَفْتَازانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہمّت نہیں ہاری اور محنت کرتے ہی رہے، بڑی کوشش اور محنت کے ساتھ سبق یاد کرتے، پھر بُھول جاتے، پھر یاد کرتے، یُوں آپ نے محنت جاری رکھی۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سبق یاد کرنے میں مَصْرُوف تھے کہ ایک اجنبی شخص آیا اور کہا: مَسْعُود! اُٹھو! ہم سیر کرنے چلتے ہیں۔ علّامہ تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے جواباً کہا: مجھے سیر و تفریح کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، ویسے بھی اتنا پڑھنے کے باوُجود مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا، پھر میں سیر و تفریح میں وقت کیسے برباد کر سکتا ہوں؟ یہ سُن کر وہ اجنبی شخص چلا گیا، کچھ دیر بعد پھر وہی شخص آیا، اُس نے پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو سیر و تفریح کے لیے چلنے کی دعوت دی، آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد تیسری بار وہی شخص آیا، اب کی بار اُس نے کہا: آپ کو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم یاد فرما رہے ہیں۔ بَس یہ سننا تھا کہ عَلَّامہ تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی اور آپ ننگے پاؤں ہی دیدارِ مَحْبُوب کے لیے دوڑ پڑے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم شہر سے باہَر ایک درخت کے نیچے جَلْوہ فرما تھے، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم عَلَّامہ تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھ کر

مسکرائے اور فرمایا: ہمارے بار بار بُلانے پر آپ نہیں آئے؟ علامہ تفتازانی نے عاجزی کے ساتھ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم! مجھے مَعْلُوم نہیں تھا کہ آپ یاد فرمارہے ہیں؟ آپ تو میری کُندِ ذِہنی کو جانتے ہیں، یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم! میں آپ کی پاک بارگاہ میں شِفَا کا طلب گار ہوں۔ عَلَّامہ تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی فریاد سُن کر دریائے رحمت جوش میں آیا، نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا: اپنا مُنہ کھولو! عَلَّامہ تفتازانی نے مُنہ کھولا تو سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے اپنا لُعاب مبارک آپ کے منہ میں ڈال دیا اور دُعا بھی فرمائی۔

دُوسرے دِن جب عَلَّامہ تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ کلاس میں پہنچے تو آپ نے دورانِ سبق استاد صاحب سے کچھ علمی سُوالات کیے، آپ کے باریک اور علمی سُوالات سُن کر اُستاد صاحب قاضی شیرازی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے مَسْعُود! آج تم وہ نہیں ہو، جو کل تھے۔ بتاؤ! ماجرا کیا ہے؟ عَلَّامہ تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے استاد کو سارا واقعہ سُنایا تو استاد محترم رحمۃُ اللہِ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔[1]

مرے تم خواب میں آؤ، مرے گھر روشنی ہوگی | مری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی[2]

محنت کرنے والے خُوش بختوں پر بعض دفعہ ایسی کرم نوازیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو محنت کرنے والا بنائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شذرات الذھب لابن العماد، سنۃ احدیٰ وتسعین وسبعمائۃ، جلد:8، صفحہ:548۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:391۔

دارُ الاِفتاء اہلسنت موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام: ***Dar-ul-Ifta Ahlesunnat*** (دار الافتاء اہلسنت) لانچ کی ہے۔ اِس ایپلی کیشن میں آپ سینکڑوں مذہبی (***Religious***) اور معاشرتی (***Social***) سوالات کے تحریری فتاویٰ ❁ عقائد کے مُتَعَلِّق احکام ❁ قرآن وحدیث کے مُتَعَلِّق احکام ❁ وضو، غسل اور ناپاکی کے احکام ❁ نماز کے مُتَعَلِّق مسائل ❁ میت، نمازِ جنازہ اور وراثت کے مُتَعَلِّق مسائل ❁ مفتیانِ دعوتِ اسلامی کے اہم تربیتی اور معلوماتی ویڈیو کلپس اور بیانات ❁ معاشرتی اور مذہبی پہلوؤں پر رہنمائی کرتے مختلف آرٹیکلز (***Articles***) اور کتابیں ❁ مفتیانِ کرام کے مختلف علمی، تربیتی اور شرعی معلومات پر مبنی سلسلے ❁ تجارت کورس، فرض علوم کورس اور بہت ساری دینی مَعْلُومات حاصِل کر سکتے ہیں۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے! خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کی فرضیت

پیارے اسلامی بھائیو! عمر بھر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے[1] جبکہ قدرت کے باوجود حج نہ کرنے والا گناہگار ہے۔[2] اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ | **تَرجَمۂ کنزُ العِرفان:** اور اللہ کے لیے لوگوں پر

1 ... فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، باب فی تفسیر الحج وفرضیتہ، جلد:1، صفحہ:239۔
2 ... درمختار، کتاب الحج، صفحہ:155۔

اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۝۹۷ (پارہ:4، سورۂ ال عمران:97)	اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

حج کے ثوابات

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ حج کرنا ایک افضل عمل ہے[1] ❁ حج محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے، جیسے بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے[2] ❁ حج کرنے والا اپنے گھر والوں میں سے چار سو (400) لوگوں کی شفاعت کرے گا[3] ❁ حج مقبول، دنیا اور اِس میں جو کچھ ہے ان میں سب سے بہتر ہے اور اِس کی جزا جنّت کے سوا کچھ نہیں۔[4]

فرض حج نہ کرنے کے نقصانات

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ حج فرض ہونے کے باوجود جان بوجھ کر نہ کرنا جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ❁ جو حج پر قادر ہو اور حج نہ کرے وہ سخت مجرم و گنہگار ہے[5] ❁ جسے حج کرنے سے نہ ظاہری حاجت رکاوٹ ہوئی، نہ ظالم بادشاہ، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر[6] ❁ جس بندے کا جسم تندرست ہو اور وہ مالی اعتبار سے خوشحال ہو اور وہ 5 سال تک حج نہ کرے وہ ضرور مَحْرُوم ہے۔[7]

---

1 ... بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، صفحہ:423، حدیث:1519۔
2 ... ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی ثواب... الخ، صفحہ:222، حدیث:810 مختصراً۔
3 ... مسند بزار، جلد:8، صفحہ:169، حدیث:3196۔
4 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الحج، الفصل الاول فی فضائل الحج... الخ، جلد:1، صفحہ:318۔
5 ... تفسیر نعیمی، پارہ:4، سورۂ ال عمران، زیرِ آیت:97، جلد:4، صفحہ:40۔
6 ... دارمی، کتاب المناسک، باب من مات... الخ، صفحہ:535، حدیث:1791۔
7 ... ابن حبان، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرۃ، صفحہ:1016، حدیث:3703۔

شعبہ حج و عمرہ کا اعلان

پیارے اسلامی بھائیو! وہ عاشقانِ رسول جو گورنمنٹ اسکیم حج پالیسی 2027 پاکستان کے تحت حج پر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے شعبہ حج و عمرہ کے حج گروپس میں شامل ہو کر اِس فریضے کو اَنجام دینا چاہتے ہیں، وہ اپنے رجسٹریشن فارم کی **PDF** شعبہ حج و عمرہ کے اس واٹس ایپ نمبر

03705065072 پر بھیج دیجیے۔

نوٹ: پاکستان میں کہیں بھی حج و عمرہ کی تربیت کے لیے ابھی مجلس حج و عمرہ پاکستان کے آفیشل نمبرز پر رابطہ کیجیے؛ نمبر نوٹ کر لیجیے:

03705065072-03700032626

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: دورانِ جماعت صف میں دائیں بائیں جگہ خالی چھوڑنا ناجائز و گناہ ہے۔

وضاحت: مساجد میں عام طور پر یہ بات دیکھنے کو ملتی ہے کہ دورانِ جماعت صف کے کونے میں ایک 2 افراد کے کھڑے ہونے کی جگہ چھوڑ کر پیچھے صف بنانی شروع کر دی جاتی ہے، ایسا کرنا درست نہیں...!! دونوں کونوں سے صف مکمل کرنا واجب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: پہلے اگلی صف پوری کرو پھر اس کے بعد والی صف، پس اگر کوئی

کمی رہے تو آخری صف میں رہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظالم کے شر سے نجات ملنے کا وظیفہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جو کوئی کسی ظالِم کے سامنے 50 بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ظالِم کے دل میں ڈر پیدا ہو گا اور اس کے شر سے مَحْفُوظ رہے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف، صفحہ: 118، حدیث: 671۔

2 ... مدنی پنج سورۃ، صفحہ: 4۔